مولائے وسلم دائماً ابداً

درسِ حدیث

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حضرت عمرؓ اور حضرت محمد بن مَسْلَمَۃؓ کی فتنوں سے حفاظت

حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ دونوں حق پر تھے

صحابہ کرامؓ اور ائمہؒ کی بغداد آمد و رفت

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 53 سائیڈ A 18-10-1985)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرتِ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرتِ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، اِن حضرات کے بارے میں پہلے ذکر ہوا، یہ بڑے بڑے صحابہ کرام ہیں جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کیا۔ تو ایسے صحابہ کرام کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔

نبی علیہ السلام سے بھرپور علم حاصل کرنے والے صحابہؓ بائیس تھے :

ابن ہُمام رحمۃ اللہ علیہ نے تو اندازاً صرف بائیس لکھے ہیں، کہ ایسے صحابہ کرام کہ جن کی طرف رجوع کیا جائے، مسائل اُن سے پوچھے جاتے ہوں اور صحابی اُن کی طرف رجوع کرتے ہوں وہ بائیس سے زیادہ نہیں بنتے۔ عشرہ مبشرہ ہیں، اِن حضرات کے علاوہ باقی دیکھے جائیں تو بہت زیادہ نہیں ہے تعداد۔ باقی اور

صحابۂ کرام کیا کرتے تھے، کوئی مسئلہ پیش آتا تھا تو اِن ہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اِن حضرات نے بڑا علمی مقام حاصل کیا۔

تو حضرتِ معاذ رضی اللہ عنہ کا ایک اِرشاد اِس میں پہلے گزرا، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا کہ اُنہوں نے جنابِ رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیزیں پوچھی تھیں کہ جو آگے کو وقوع میں آنے والی ہوں اور اُن سے بچنا ضروری ہو، ایسی چیزیں کیا ہیں؟ تو رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُن کو وہ چیزیں بتا دی تھیں، اُن سے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے بتانے کی اجازت نہیں ہے، کوئی ایسی چیز نہیں فرمائی بلکہ جو وہ پوچھتے تھے تو آپ اُنہیں بتادیتے تھے اور حضرتِ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ چیزیں ظاہر نہیں کیں۔ ہاں کبھی کوئی بڑا آدمی اُن سے پوچھ لیتا تھا تو بتادیتے تھے اِشارۃً، کبھی اِشارہ واضح کر دیتے تھے کبھی نہیں۔

فتنہ کیا ہے ؟

جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دَور میں ایک دفعہ پوچھا کہ یہ بتائیے کہ ''فتنہ'' کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ فِتْنَۃُ الرَّجُلِ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ یُکَفِّرُھَا الصَّلٰوۃُ وَالصَّدَقَۃُ یہ جو اپنے گھر والوں کے بارے میں یا مال کے بارے میں ہوتی ہے آزمائش اور فتنہ، تو اُس کا کفارہ تو نماز اور صدقہ اِن چیزوں سے ہو جاتا ہے۔ تو حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے اِن سے کہا کہ نہیں میں اِن کے بارے میں نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ فِتْنَۃُ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَوْجِ الْبَحْرِ وہ فتنہ کہ جس کی موجیں سمندر کی موجوں کی طرح ہوں گی، میں اُس کے بارے میں پوچھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی نشاندہی فرمائی ہوگی، بتلایا ہوگا کہ وہ کب ہوگا اور کیسے ہوگا؟

حضرت عمرؓ کی فتنوں سے حفاظت :

تو اُس کا جواب اُنہوں نے دیا کہ لَیْسَ عَلَیْکَ مِنْھَا بَأْسٌ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ آپ کو اُس سے کوئی اندیشہ نہیں ہے اے امیر المؤمنین۔ اِس لیے کہ اُن فتنوں کے اور آپ کے درمیان بند دروازہ ہے بَابًا مُّغْلَقًا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ دروازہ کُھلے گا اور فتنے آئیں گے یا دروازہ ٹوٹے گا اور فتنے آئیں گے، اِن میں سے کون سی شکل ہوگی؟ تو اِنہوں نے کہا یعنی رسول اللہ ﷺ ہی کی بات نقل کر رہے تھے مگر پوشیدہ انداز میں، اِشاروں میں۔ اِنہوں نے کہا جواب میں کہ نہیں وہ دروازہ ٹوٹے گا، کھلے گا نہیں۔ تو دروازہ کُھلنے کی بات تو یہ ہے کہ زور لگا کر بند بھی کیا جاسکتا ہے اُسے، لیکن ٹوٹنے کا معاملہ یہ ہے کہ پھر بند ہی

نہیں ہوسکتا۔ تو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اِذًا لَّا يُغْلَقُ اَبَدًا اِس کا مطلب تو یہ ہے کہ پھر کبھی بھی وہ بند نہیں ہوگا، وہ کُھل گیا دروازہ تو کُھلا ہی رہے گا، فتنے پیدا ہوتے ہی رہیں گے، یہ نہیں ہوگا کہ کبھی زور لگا کر دروازہ بند کرلیں اور فتنوں سے بالکل نجات ہو جائے، ایسی شکل نہیں ہوگی پھر ہوا بھی اِسی طرح سے۔

اور یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور فتنوں کے درمیان دروازہ ہے، تو اِس پر شاگردوں نے پوچھا یا پوچھنا چاہا تو کہتے ہیں کہ ہمیں اُستاد کا حجاب اور لحاظ مانع آ گیا تو ہم نے اپنے ایک بڑے جلیل القدر ساتھی سے کہا کہ آپ پوچھیں، حضرتِ مسروق اُن کا نام تھا۔ مسروق جو ہیں تابعی ہیں مگر علامہ ہیں بہت بڑے۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اِن کے علمی ذوق اور وسعتِ علم کی وجہ سے جو سوال یہ کرتے تھے اُس کا جواب دیا کرتے تھے۔ تو اُنہوں نے پوچھا اُن سے، تو اِنہوں نے کہا میں نے کوئی ویسے ہی باطل بات نہیں سنائی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلکہ بالکل صحیح بات سنائی تھی، ہونا ایسے ہی تھا، کہنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے تھے اور دروازے سے مراد خود اُن کی ذات تھی، کہ جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُمت میں وجود ہے کوئی فتنہ نہیں پیدا ہوگا۔ بڑا عجیب اور بڑا بابرکت وجود تھا کہ فتنے پیدا ہی نہیں ہونے پائے، فتنے ہی ڈرتے رہے۔ جتنے فتنہ پیدا کرنے والے لوگ تھے ہمت ہی نہیں کرسکے۔

حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کے دَور میں فتنے شروع ہوئے :

ہاں اُن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دَور میں چھ سال گزرنے کے بعد پھر اُبھرنے شروع ہوئے اور اِتنے اُبھرے اِتنے اُبھرے کہ اُنہیں شہید کر دیا۔ اور اتنے زور پر تھے کہ اگلی خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ مشکل ہوگئی اور طرح طرح کی چیزیں اُن پر پیش آئیں۔ اب حضرتِ حذیفہ رضی اللہ عنہ پھر بغداد آ گئے، پہلے اس علاقہ کو مدائن کہتے تھے پھر مدائن کے علاقے میں ایک شہر آباد ہوگیا اُس کا نام بغداد ہوگیا تو ایک کتاب ہے ''تاریخِ خطیبِ بغدادی''، تو خطیب بغدادی نے ہر اُس آدمی کا ذکر کیا ہے کہ جو بغداد میں آیا ہو چاہے وہ رہا ہو وہاں یا گزرا ہو وہاں سے، ایک آدھ دن قیام کیا ہو، بس تاریخ میں نام آ گیا کہ وہ بھی وہاں آیا ہے اُس کا بھی نام اور حال ذکر کر دیا۔

صحابۂ کرامؓ اور ائمہؒ کی بغداد آمد و رفت :

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ وہاں قید رہے ہیں، وہیں وفات ہوئی ہے، وہیں مزار ہے۔ تو اِسی مناسبت

سے اُن کا بھی ذکر کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا ہے، کیونکہ وہ بصرہ سے جب صِفین تشریف لے گئے ہیں تو اُس وقت اِدھر مدائن کے علاقے سے گزرے اِس لیے اُن کا بھی ذکر آ گیا، اُن کے ساتھ کون کون صحابۂ کرامؓ تھے اُن کا ذکر بھی آ گیا۔ ان علاقوں کی طرف فتوحات ہوئیں تھیں، فتوحات ہوئیں تو پھر بعض لوگوں کو بعض علاقے پسند آئے یا بعض لوگوں کو بعض علاقوں میں زمینیں ملیں۔ جب زمینیں ملیں تو اُنہوں نے پھر قیام وہیں اختیار کر لیا کیونکہ گزرِ اَوقات کے لیے اُن کو اُس کی دیکھ بھال کرنی ہوتی تھی تو وہ وہیں رہ پڑتے۔ اِس طرح حضرتِ حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی یہاں رہے۔ ایک علاقہ تھا اِدھر جہاں یہ اب لڑائی ہو رہی ہے۔ [1]

حضرتِ حسنؓ و حسینؓ اور جہاد :

اِس میں حضرتِ حسن، حضرتِ حسین رضی اللہ عنہما بھی جہاد میں تھے، تو اِنہوں نے یہ علاقہ فتح کیا، اُسی علاقے کو حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ نے جب حضرتِ معاویہؓ سے صلح کی ہے تو اپنے نام رکھا ہے کہ اُس کی آمدنی جو ہے وہ میں لوں گا، تو وہ علاقہ اِن کے نام رہا ہے، حضرت معاویہؓ نے اُسے تسلیم کیا۔ تو جو علاقہ جہاد میں صحابۂ کرامؓ یا مجاہدین نے حاصل کیا تھا اُن جگہوں پر اُن کو زمینیں ملی تھیں تو وہ وہیں رہتے تھے اور اِجازت دی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ اگر آپس میں زمینوں کا تبادلہ کرنا چاہیں تو میری طرف سے اجازت ہے۔ اُس تبادلے کی تصدیق گویا حکومت کر دیتی ہے کہ ٹھیک ہے یہ الاٹمنٹ اِدھر کے بجائے اُدھر، اُدھر کی بجائے اِدھر اِن کی ہو جائے گی۔ تو اِس طرح بھی بہت سے لوگوں نے سوادِ عراق میں جگہ لی۔

سوادِ عراق سے مراد :

سوادِ عراق کا مطلب ہے کہ دریا کے کنارے کنارے جو حصہ ہے وہ بڑا شاداب ہے، تو سواد کہتے ہیں سیاہی کو، تو شاداب علاقہ جو ہوتا ہے اُسے بھی سب سیاہی کہتے ہیں، کیونکہ اُس میں سایہ ہوتا ہے بہت زیادہ، تو اُس کو وہ سواد کہنے لگے۔ تو سوادِ عراق میں جو سرسبز اور شاداب حصہ تھا دریاؤں کے کنارے کنارے آباد، اُس میں بہت سے لوگوں نے شام کی زمینوں سے اور کسی نے کہیں اور کی زمینوں سے تبادلے کیے۔

حضرتِ حذیفہؓ کی دمِ عثمانؓ سے براءت :

حضرتِ حذیفہ رضی اللہ عنہ یہاں رہنے لگے، اب جب حضرت عثمان شہید ہوئے ہیں اُس زمانے

---

[1] غالبًا عراق ایران کی لڑائی اور عبّادان کے علاقے مراد ہیں۔

میں یہ مدینہ منورہ میں تھے، وہاں سے واپس آئے اور یہاں ٹھہرے مدائن میں جہاں بغداد بعد میں آباد ہوا ہے، تو خطیب بغدادی نے اُن کا بھی ذکر کیا ہے اور یہاں جب وہ آئے تو پھر وہ کہتے تھے کہ خداوندِ کریم میں دمِ عثمانؓ سے بری ہوں، عثمانؓ کے خون سے میں بری ہوں۔ میں نے اُس خون میں کوئی دلچسپی نہیں لی، اِستغفار کرتے تھے۔ اگر چہ ظاہر ہے کہ کوئی اُن کا تعلق نہیں تھا مگر عراق کے لوگ گئے تو تھے۔ کوفے کے گئے تھے، بصرے کے گئے تھے، اُن میں کوئی جاننے والے بھی ہوں گے وہ بھی گئے تھے۔

حضرت حذیفہؓ کے صاجبزادے حضرت علیؓ کے ساتھ رہے :

پھر یہ حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہتے لیکن وفات ہوگئی۔ اپنے بیٹے کو اُنہوں نے جو علامات بتائیں کہ اِن کے ساتھ رہنا تم، تو وہ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی رہے۔

حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ دونوں حق پر تھے :

تو زمانۂ فتنہ میں دو چیزیں بتائی گئی تھیں۔ ایک یہ کہ حضرتِ عثمان ؓ حق پر ہوں گے اور دُوسری بات یہ تھی کہ بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ صحیح ہوں گے۔ تو حضرتِ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَاحَدَّثَکُمْ حُذَیْفَۃُ فَصَدِّقُوْہُ حذیفہ جو تمہیں بتلائیں باتیں موقع بہ موقع تو تم تصدیق کرنا اُس کی کہ وہ ٹھیک ہیں۔ فرماتے ہیں حضرتِ حذیفہ ؓ کہ مَااَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِکُہُ الْفِتْنَۃُ اِلَّا اَنَا اَخَافُھَا عَلَیْہِ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ فتنے کا زمانہ یا علاقہ وہاں وہ ہو تو مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہیں یہ مبتلا نہ ہوجائے فتنے میں۔ کیونکہ میں نے بتایا کہ فتنہ ایک ایسی چیز کو بھی کہتے ہیں کہ جس میں صحیح اور غلط کا پتا نہ چلے۔ اُس دَور میں ایسے ہوجاتا ہے کہ جیسے آپ چاہیں اُردو میں کہہ لیں پردہ پڑا ہے عقل پر، یا کہہ لیں غبار ہے جیسے، دُھواں ہے جیسے، اِس طرح کی کیفیت ہوتی ہے، صحیح کام نہیں کرتی عقل۔

محمد بن مَسْلَمہؓ کے بارے میں اطمینان :

تو یہ فرماتے ہیں کہ سب کے بارے میں جہاں کہیں فتنہ ہو تو مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں وہ مبتلا نہ ہوجائے اُس میں سوائے تمہارے اے محمد بن مسلمہ، یہ محمد بن مسلمہ ایک صحابی ہیں، اُن کو کہتے ہیں کہ تمہارے بارے میں مجھے یہ اَندیشہ نہیں ہوتا کہ تم فتنے میں مبتلا ہوسکو، کیوں؟ اِس واسطے کہ میں نے جنابِ رسول اللہ

ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمہارے بارے میں کہ لَاتَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ تمہیں فتنے سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اگر تم فتنے کی زمین میں ہو، فتنے کے علاقے میں ہو تو میں مطمئن ہوں، مجھے یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم فتنوں میں مبتلا ہوگے، اللہ تعالیٰ تمہیں بچائے رکھے گا فتنوں سے۔ تو یہ صحابۂ کرام کی فضیلتوں کا بیان ہے، اُن میں ایک نیا نام جو آیا ہے وہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور اُن کی فضیلت یہ ہے کہ وہ ڈاواں ڈول یا اِدھر اُدھر نہیں بلکہ وہ سیدھے راستے پر، صاف راستے پر قائم رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت میں اِن حضرات کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعاء............